تبصرہ کتب

مولانا محمد ابراہیم فانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فکر اقبال اور تحریک احمدیہ

مصنف: شیخ عبدالماجد صفحات ۵۱۲ قیمت: ۱۷۵ روپے

ملنے کے پتے - شیخ عبدالماجد ۱۰۰ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور

احمدیہ ہال میگرین لین صدر کراچی وغیرہ

مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور ان سے روح جہاد کو ختم کرنے کیلئے برطانوی استعمار اور فرنگی سامراج نے برصغیر میں مرزائیت کا پودا لگایا۔ ان کی سرپرستی مکمل طور پر انہی سامراجی قوتوں نے کی، جو کہ روز اول سے ہی مسلمانوں کے دشمن کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ اندریں حالات کوئی بھی ذی ہوش و خرد انسان مرزائیوں کو مسلمان تصور کریگا؟ ہرچند کہ یہ لوگ مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کے دعویدار اور علمبردار ہوں۔ لمبے لمبے جبے پہنیں سر پر پگڑیاں باندھ لیں یا طرے سجالیں مگر

ہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش
من انداز قدت را مے شناسم

اب عامۃ المسلمین بیدار ہوچکے ہیں اور ان کی ظاہری صورت پر نہ تو دھوکہ کھاسکتے ہیں اور نہ ان کے دام تزویر میں آسکتے ہیں۔

بقول علامہ اقبال " قادیانیت کا ضمیر اصل میں یہودیت کی طرف راجع ہے" ان کی تمام ترہمدردیاں یہودیوں اور غیر مسلموں کے ساتھ ہیں۔ اور انہوں نے مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کا کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

چونکہ علامہ اقبال کی شخصیت ایک ہمہ گیر اور عالم اسلام و یورپ میں آپ کا تشخص ایک انفرادی حیثیت سے قائم ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کی آواز اور آپ کے ریمارکس کسی شخص یا فرد اور کسی مذہب وفرقہ کے متعلق مؤثر اور جاندار ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے قادیانیت اور مرزائیت پر جو ضرب کاری لگائی اس سے سنبھلنا ان لوگوں کیلئے آسان نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی دانشوروں نے وقتاً فوقتاً علامہ کی شخصیت کو داغدار کرنے کیلئے قلم کے سہارے ایڑی

چوٹی کازور لگایا، مگر ان کی یہ سعی بے حاصل گویا آسمان پر تھوکنے کے مترادف ثابت ہوئی۔

فرزند اقبال ڈاکٹر جاوید اقبال نے اپنے عظیم والد پر ایک ضخیم کتاب " زندہ رود" مرتب کر ڈالی۔ بقول ڈاکٹر وحید عشرت شیخ عبدالماجد نے جسٹس ریٹائرڈ ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب "زندہ رود" کا بڑی محنت شاقہ سے جواب دیا ہے۔ یہ قادیانیت کیطرف سے حضرت علامہ اقبال پر سب سے بھرپور حملہ ہے جس میں قادیانیت نے اپنے ترکش کے تمام تیر آزمائے ہیں۔ یہ اقبال کی خلاف قادیانیت کا مقدمہ ہے اور انکی شخصیت کو مسمار کرنے کی دانستہ سازش ہے۔

زیر نظر کتاب میں شیخ صاحب نے انتہائی مہارت سے اپنی مرزائی سرشت کے مطابق موضوع سے ہٹ کر مرزائیت کی تبلیغ و ترغیب اور سر ظفراللہ کی توصیف و تعریف میں کئی صفحات سیاہ کئے ہیں، اور اصل موضوع کے ساتھ ساتھ مرزائیت کے دفاع میں پورا زور قلب و قلم صرف کیا ہے اور پھر قارئین کو مرعوب کرنے کیلئے تصاویر کا بھی سہارا لیا ہے۔

شیخ صاحب نے دنیا بھر کے ماہرین اقبالیات کو دعوت دی ہے اور چیلنج کیا ہے پھر خاصکر پاکستان کے تقریباً بیس ماہرین اقبالیات کے نام لکھے ہیں۔ ان میں آپ کا فرزند جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کا نام نامی اور اسم گرامی بھی ہے۔ موصوف فرزند اقبال ہونے کے ناطے ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان کے بعض افکار و خیالات جو کہ گاہ بگاہ اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ ان سے ہمیں اتفاق نہیں اور پھر افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں علامہ پر اتھارٹی کی حیثیت پرویزی ذہنیت کے افراد کو حاصل ہے فیاللعجب اور رہی دوسرے ماہرین کی بات ۔ تو ان کے متعلق جناب شورش کاشمیری مرحوم نے تحریر کیا ہے کہ "یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ قادیانی امت کے افراد جب بھی اقبال کے افکار و سوانح پر حملہ آور ہوتے ہیں یا قادیانیت کے متعلق اقبال کے نظریات کا مسئلہ چھیڑا ہے ملک بھر کے مستند اقبالئے چپ رہے ہیں۔ بحوالہ موت سے واپسی ص ٣٦

مرزا کی ذریت اب جتنا بھی پیچ و تاب کھائے۔ علامہ نے ان کو ایک زخم خوردہ، سانپ کی طرح چھوڑا ہے اور حقیقت میں بھی اب یہ ایک لاحاصل بحث ہے۔ اس کے مرتب اور مصنف آخر اس سے کیا نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں۔ ہم مصنف کی تحقیق کے ان نئے گوشوں پر کیا داد دیں گے ۔ البتہ اتنا ضرور ناقدین اقبال کی خدمت میں عرض کریں گے کہ نقد کے ساتھ ساتھ کتاب میں مرزائیت کی مکمل دعوت اور تبلیغ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (م ا ف)